Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

۱۰ روز منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۱۰ شہادت ۱۳۵۲ ہش - ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۹

# اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

## محترم میر داؤد احمد صاحب کی صحت کے لئے احباب خاص طور پر دعا کریں

محترم سید داؤد احمد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ وقفہ وقفہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ چند دن پھر طبیعت بہت ناساز رہی۔ خون کے دباؤ میں زیادتی کا اثر آنکھوں، گردوں اور دیگر اعضاء کے علاوہ دل پر بھی ہے جو بہت قابل فکر ہے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ خاص درد و الحاح اور توجہ کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو اپنے خاص فضل سے کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

---

مکرم میجر محمد یعقوب صاحب اور ان کی اہلیہ راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حبیب الرحمان ایم، ایس، سی
لیکچرار فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اسلام کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنا بے قیاس نفع کا سودا ہے

## یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشتا ہے!

"مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کرکے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کیلئے اور اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗۤ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس کا پیش کیا جاتا ہے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

---

## احمدی ڈاکٹروں کیلئے اسلام کی خدمت کا نادر موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے"۔

"اس لئے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور ان پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں تا ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے"۔

پس سب احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے ہمیں فوراً اطلاع دیں اور افریقہ کیلئے جب اور جتنا وقت وہ دے سکتے ہوں اس سے بھی مطلع فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے صدر صاحبان اپنے علاقہ کے سب احمدی ڈاکٹروں کی فہرستیں مکمل کرکے جلد از جلد ہمیں بھجوا دیں خواہ وہ ڈاکٹر ان کے علاقہ میں کام کر رہے ہوں یا باہر کہیں ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ ر شہادت ۱۳۵۲ھ

# احیاءِ اسلام کا ایک درخشندہ پہلو

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ دنیوی امور سرانجام دیتے ہیں اس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ ان امور کی انجام دہی انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے احکام کی بجا آوری سے غافل کرنے کا موجب نہ بنے۔ وہ دنیا کماتے ہیں اور ضرور کماتے ہیں لیکن دنیا کمانے میں اتنا انہماک و استغراق نہیں دکھاتے کہ وہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنے اور اس کے احکام بجا لانے سے ہی غافل ہو جائیں۔ وہ بیک وقت دنیوی امور بھی سرانجام دیتے رہتے ہوتے ہیں اور دینی امور کی بجا آوری میں بھی پوری طرح مستعد اور سرگرم ہوتے ہیں۔ انکی دنیوی امور میں مشغولیت خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ دینی فرائض کی بجا آوری میں ہرگز بھی رخنہ انداز نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی اسی خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ (النور آیات ۳۸، ۳۹)

یعنی حقیقی مومن ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دیگا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ دنیوی کاروبار بھی کرتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہوتے۔ وہ دینی اور دنیوی فرائض کو پوری مستعدی سے بجا لاتے ہیں۔ اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کمانے میں اس طور پر منہمک ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ذکر، نمازوں کے قیام اور انفاق فی سبیل اللہ سے غافل ہو کر جزا سزا کے دن کو ہی بھلا بیٹھیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی اس خاص صفت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رہتے بلکہ خدا تعالیٰ انہیں ان کے نیک اعمال کی بہتر سے بہتر جزا عطا کرتا ہے اور انہیں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے اُن کے نفوس و اموال میں برکت پڑتی چلی جاتی ہے اور وہ غالب آئے بغیر نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اسی صفت کا قرآن مجید میں بعض اور مقامات پر بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ○ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (السجدہ آیات ۱۶ تا ۱۸)

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان آیات کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور (کسی دنیوی بڑائی پر) تکبر نہیں کرتے۔ (اور راتوں کو) اُن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان مومنوں کے لئے ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ صرف سوداگری اور دنیا کمانے کی دوسری مصروفیتوں میں ہی حقیقی مومن اللہ سے غافل نہیں ہوتے بلکہ اگر ہم انہیں اس دنیا میں اقتدار اور غلبہ عطا کر دیں تو بھی یہ اقتدار اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور انفاق فی سبیل اللہ سے انہیں غافل نہ ہونے دے گا۔ اُس وقت بھی ان کا سر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکا ہوا ہوگا اور وہ اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ چنانچہ فرمایا:-

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ○ (الحج آیت ۴۲)

اور یہ (مومن) تو وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰتیں دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بُری باتوں سے روکیں گے۔ اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی یہ صفت جس کی رُو سے دنیوی اشتغال جو اپنی جگہ ضروری ہیں دینی فرائض کی کماحقہٗ بجا آوری میں مخل نہیں ہوتے بلکہ انکی انجام دہی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیر اثر آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی اور اسی لئے وہ دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے۔ فی الاصل دنیا میں مسلمانوں کی کامیابی اس صفت کو اپنانے اور اس میں کمال حاصل کرنے پر ہی موقوف ہے۔ جب مرورِ زمانہ کے باعث وہ اس صفت سے متصف نہ رہے اور دنیوی اشغال میں اس طرح منہمک ہوئے کہ دنیا ہی کے ہو رہے اور اسی کو انہوں نے اپنا منتہائے مقصود بنا لیا تو پھر لازمی نتیجہ کے طور پر وہ زوال و انحطاط کا شکار ہوتے چلے گئے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو آپ نے اپنے متبعین کو اس بنیادی صفت سے از سر نو متصف کر کے دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کر دکھائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے متبعین کی زندگیوں میں اس انقلاب عظیم کو ایک مہتم بالشان نشان قرار دیا اور اس نشان کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اپنے ایک الہام کے ذریعہ دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:-

"رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔ مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِبَرَكَاتِهِمْ فَانْظُرُوْا اِلٰى اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَنْبِئُوْنِيْ مِنْ مِّثْلِ هٰؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○"

وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یادِ الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنی محبتِ الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔ خدا تعالیٰ ان کے برکات سے مسلمانوں کو متمتّع کرے گا۔ سو انکا ظہور رحمتِ الٰہیہ کے آثار ہیں۔ سو انکے آثار کو دیکھو۔ اور اگر ان لوگوں کی کوئی نظیر تمہارے پاس ہے یعنی اگر تمہارے ہم مشربوں اور ہم مذہبوں میں سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ اسی طرح تائیداتِ الٰہیہ سے مؤیّد ہوں سو اگر تم سچے ہو تو ایسے لوگوں کو پیش کرو۔" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۹۴، ۹۵)

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رونما ہونیوالے احیاء اسلام کے عظیم الشان کارنامہ کا ایک درخشندہ پہلو یہ ہے کہ آپؑ نے اپنے متبعین کی زندگیوں میں ایسی پاک تبدیلی رونما کر دکھائی کہ وہ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ کا جیتا جاگتا نمونہ بن گئے اور انہوں نے اپنی دنیوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ غلبۂ اسلام کی خاطر اپنی جانوں اور اپنے اموال کو پانی کی طرح بہا کر دکھا دیا۔ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ کی روح خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کے افراد میں بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی قائم ہے اور اس روح کے زیر اثر انہیں غلبۂ اسلام کی خاطر مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور غلبۂ اسلام کی راہ برابر ہموار ہوتی چلی جارہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# منتظمین جلسہ سالانہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا

# روح پرور خطاب

## جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کا جو موقع اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

### آج کی مخلصانہ محنتوں کا اجر ان محنتوں کے مقابلہ میں یقیناً زیادہ ہے جو آج سے سو سال بعد کی جائیں گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۲ رفتح ۱۳۵۱ ہش ۲۲ دسمبر ۱۹۷۲ء کو سوا چار بجے شام جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضور نے منتظمین جلسہ سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:- (یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

"محنت تو ہر انسان کرتا ہی ہے۔ سست سے سست انسان بھی کچھ نہ کچھ محنت ضرور کرتا ہے۔ مثلاً وہ پوستی جو سارا دن لحاف میں (خصوصاً آجکل سردی کے دنوں میں) اپنا وقت گذارتا ہے۔ اسے بھی کھانا کھانے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً لقمہ توڑنا پڑتا ہے سالن لگانا پڑتا ہے۔ جبڑے ہلانے پڑتے ہیں۔ حلق کے عضلوں سے کام لے کر غذا کو معدہ تک پہنچانا پڑتا ہے۔ لیکن ایک تو محنت محنت میں فرق ہوتا ہے دوسرے بنیادی طور پر وقت وقت کی محنت میں فرق ہوتا ہے۔

غرض دنیا میں ہر آدمی کو محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض لوگ دنیا کمانے اور دنیا کمانے کے لئے یا دنیا میں شہرت یا سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے محنت کرتے ہیں اور بڑی محنت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ محنت میں دن رات ایک کر دیتے ہیں لیکن یہ محنت دنیا کی محنت کہلاتی ہے اس کے مقابلے میں ایک وہ محنت ہے جو جو خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے۔ جو محنت خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے کی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں

**دنیا کے لئے کی جانے والی محنت**

کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔

پھر وقت وقت کے لحاظ سے محنت میں فرق پڑتا ہے۔ چنانچہ مجاہدہ کرنے والے ایک وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ کی بشارت نے عشرہ مبشرہ میں شامل کر دیا اور ایک وہ صحابہؓ بھی تھے جو بعد میں آئے وہ ان کی محنت اپنی استعداد کے لحاظ سے اتنی نہیں تھی اسلئے وہ السابقون الاولون کے گروہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ غرض زمانہ کے لحاظ سے محنت کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔

اس وقت جو محنت آپ سے جلسہ سالانہ کے انتظام کے سلسلہ میں لی جاتی ہے۔ وہ اپنے وقت کے لحاظ سے بڑی برکتوں والی محنت ہے۔ ہماری تاریخ میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ میں ان کی تفصیل میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس طرح ایک تو وقت زیادہ ہو جائے گا اور میں اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہا ہوں کہ جلسہ سالانہ کی اہم ذمہ داریوں کے پیش نظر اس وقت اپنے اوپر کم بوجھ ڈالوں۔ دوسرے پچھلے تین چار دن کی سردرد نے بھی مجھے کچھ کمزوری کا احساس دلایا ہے۔

بہرحال اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے آپ سے جو محنت لی جا رہی ہے اور ان رضاکاروں کی محنت سے جو ابھی

**جلسہ سالانہ کے موقع پر**

آج سے سو سال بعد کام کریں گے اپنے اندر ایک فرق رکھتی ہے ایک امتیاز قائم کرتی ہے آج کی محنتوں کا اگر خلوص سے کی جائیں (تو) یقیناً بہت زیادہ اجر ہے اسلئے کہ آج جماعت کمزور ہے۔ اس وقت جماعت کی مخالفت زوروں پر ہے۔ خود جماعت احمدیہ میں بعض افراد کمزور ایمان والے پائے جاتے ہیں یا زیادہ جن کو منافق کہنا چاہیئے اور (ان) جن کو سمجھ نہیں لگ رہی کہ جماعت کو جو وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے بھی ہوں گے یا نہیں۔ وہ وعدے انشاء اللہ سو سال بعد پورے ہو چکے ہوں گے اس وقت پھل کھانے کا وقت ہوگا اس وقت جو شخص محنت کرے گا اس کی محنت آپ کی آج کی محنت کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ اس وقت درخت لگانے کا بھی، فصلیں بونے کا بھی وقت ہے۔ گو ساتھ ساتھ پھل بھی ملتا ہے لیکن دوہری محنت کرنے کا کام بھی ساتھ لگا ہوا ہے۔ گویا یہ وقت ایک بنجر زمین کو سیراب کرنے کا وقت ہے۔ مثلاً یہ زمین جس کے اوپر اس وقت ہم کھڑے ہیں یہ سخت کلر اور شور والی زمین تھی جب ہم شروع میں یہاں آکر آباد ہوئے ہیں

**مجھے یاد ہے**

جلسہ سالانہ کے دنوں میں میں بھی خیمہ میں رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں برف پڑی ہوئی ہے اور معمولی برف بھی نہیں بلکہ ایک ایک فٹ کی برف لگتی تھی۔ گویا اس قدر شور اور کلر تھا۔ زمین گندی تھی وہ درخت کوئی نہیں تھا۔ ہر وقت ہوا چلتی تھی اور ہر وقت کی ہوا مٹی اور کلر کے ذرے اڑاتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ ہماری معلوم اور نامعلوم محنت کے نتیجہ میں زمین کا TEXTURE (ٹیکسچر) یعنی ہیئت کذائی بدل گئی۔

پس اس وقت آپ کی محنت خدا تعالیٰ سے زیادہ انعام پانے والی ہے کیونکہ آپ ایک بنجر زمین میں کام کر رہے ہیں۔ آج دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کیسے کامیاب ہو جائے گی؟ مگر سو سال کے بعد انشاء اللہ یہ حالت بدل جائے گی اس وقت تو جیسا کہ ہمارے مولوی راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ کو کشفاً ایک نظارہ دکھایا گیا تھا وہ حالت ہو گی۔ انہوں نے براہ راست میرے ساتھ بات نہیں کی لیکن بالواسطہ روایت میرے پاس پہنچی ہے کہ ان کو کوئی سو ڈیڑھ سو سال بعد کا نظارہ کشفاً دکھایا گیا کہ اس زمانہ کے بڑے بڑے آدمی آپس میں یہ باتیں کر رہے ہیں کہ کتنے احمق تھے وہ لوگ جو ابتدائے زمانہ میں سمجھتے تھے کہ احمدیت کامیاب نہیں ہو گی۔ مگر اس وقت دنیا کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ کتنے احمق ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ یعنی احمدی مسلمان ساری دنیا پر غالب آجائیں گے۔ پس آج کے حالات اور سو سال بعد کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہو گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی برکات کے حصول کا جو موقع جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کی صورت میں عطا فرمایا ہے اس موقع سے بھی فائدہ اٹھائیں اور برکتوں کو حاصل کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور سب کو بھی الٰہی برکتوں اور رحمتوں کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کے ساتھ میں اس سال کے جلسہ کے انتظام کی ابتداء کرتا ہوں ہم دعا سے ہی ابتداء کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سکھلایا ہے۔ ہم اس امید کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر پورے توکل کے ساتھ اور اسی پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا اور عاجز بندوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا۔ اور ہمیں نامراد نہیں رکھے گا۔ آؤ دعا کر لیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ

## کا

# ذکرِ خیر

مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ تھرپارکر

محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک درخشندہ و تابندہ ستارہ تھے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک گورنمنٹ کے اعلیٰ اور معزز عہدہ پر فائز رہے اور اس عرصہ میں آپ نے اپنے منصفانہ بے لاگ اور دیانتدارانہ فیصلوں سے اپنوں اور بیگانوں سے داد و تحسین حاصل کی اور بعض مقدمات کے فیصلوں میں تو خود اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرماتا رہا۔ چنانچہ محترم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی حال برلاس منزل دارالرحمت غربی ربوہ کو جو ان دنوں اپنے بچوں سے ملنے کنری پاک تشریف لائے ہوئے تھے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی وفات کا مجھ سے علم ہوا تو اس خبر سے ان پر ایک سکتہ سا طاری ہو گیا۔ اور چند منٹ کی خاموشی کے بعد نمناک آنکھوں سے دیر تک محترم صاحبزادہ صاحبؓ کے اخلاق عالیہ کے واقعات بیان کرنے لگے۔ وہ واقعات جو نہایت ہی ایمان افروز ہیں احباب جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مکرم مرزا منظور احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ اغلباً گوجرانوالہ میں متعین تھے کہ آپ کی عدالت میں ایک متعصب ہندو کا کوئی مقدمہ پیش ہوا۔ اپنے کیس کی کمزوری اور ناجائز حربوں کے استعمال میں ناکامی کے پیش نظر اسے یقین تھا کہ اس کیس کا فیصلہ اُسکے حق میں نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس نے عدالت اعلیٰ میں درخواست کی کہ چونکہ مجھے مرزا صاحب سے بوجہ ان کے مسلمان ہونے کے انصاف کی توقع نہیں۔ اس لئے میرا یہ مقدمہ کسی اور عدالت میں منتقل کیا جائے اور علاوہ ازیں میں نے ہندو اخبارات میں بھی بڑا پراپیگنڈا کیا کہ مرزا عزیز احمد بڑا متعصب مسلمان ہے۔ اس لئے ایک ہندو کے مقدمہ میں اس جج سے انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی لیکن جب اعلیٰ عدالت میں یہ درخواست پیش ہوئی تو دلائل سننے کے بعد اس اعلیٰ عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے سامنے کوئی ٹھوس وجہ ایسی پیش نہیں کی گئی جس کی بناء پر کہ ہم یہ مقدمہ کسی اور جج کے سپرد کریں۔ اس لئے اس مقدمہ کی سماعت مرزا عزیز احمد صاحب ہی کریں گے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ اس درخواست کی وجہ سے اور اخبارات میں اس کی طرف سے زہریلے پراپیگنڈا کی وجہ سے میرے دل میں لاشعوری طور پر اس ہندو کے خلاف جذبات پیدا ہو گئے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ شروع مقدمہ میں ہی اس ہندو کو سزا دینے کے لئے اپنے دلائل کو مضبوط کرتا رہا تا آنکہ اس مقدمہ کی سماعت مکمل ہو گئی۔ فیصلہ کے لئے دن مقرر کر دیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحبؓ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر دیر تک فیصلہ کو قلمبند فرماتے رہے اور فیصلہ میں اس کے لئے انتہائی سزا تجویز کرتے ہوئے فائل کو اپنی نگرانی میں گھر لے آئے اور رات کو سوتے وقت یہ فائل اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لی۔ نصف شب کا وقت ہوگا کہ کسی غیبی طاقت نے محترم صاحبزادہ صاحبؓ کو اپنی گرفت میں لیکر اتنے زور سے بھینچا کہ آپ کا انگ انگ ٹوٹنے لگا اور ساتھ ہی یہ پُرشوکت آواز آئی کہ

" اتنا غلط فیصلہ "

اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔ سارا جسم خوف اور پسینہ سے شرابور تھا۔ گھر والوں کو جگایا، پانی پیا۔ جب ہوش آیا تو اُسی وقت وضو کر کے دو نفل ادا کئے۔ بڑا استغفار کیا، دعائیں کیں اور سوچنے لگے کہ یہ نظارہ کس کے متعلق تھا اور مَیں نے کون سا غلط فیصلہ کیا ہے۔ معاً آپ کی توجہ تکیہ کے نیچے پڑی ہوئی فائل کی طرف گئی۔ آپ نے اسی ہندو کے مقدمہ کے فیصلہ کو پڑھنا شروع کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ مَیں نے اس فیصلہ کو پڑھا، تو مجھے اس میں بڑے سقم نظر آئے اور مَیں نے محسوس کیا کہ واقعی یہ فیصلہ غلط ہے۔ چنانچہ آپ نے اس فیصلہ کو پھاڑ دیا اور ایک نیا فیصلہ لکھا۔ اس کے بعد آپ کو بڑی ہی پُرسکون نیند آ گئی۔

دوسرے روز جب آپ عدالت جا رہے تھے تو ڈرائیور کو حکم دیا کہ موٹر کو اس لان کی طرف لے چلو جہاں وکلاء بیٹھتے ہیں۔ وہاں کافی وکلاء جمع تھے۔ آپ موٹر سے اُتر کر اُن کی طرف گئے۔ انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا آج میں ایک نہایت اہم فیصلہ کرنے والا ہوں لہذا آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ اس فیصلہ کو سُننے کے لئے آئیں۔

اسی دن وہ ہندو اپنے گھر سے بخشش بخشوا کر عدالت میں آیا کیونکہ اُسے یقین تھا کہ وہ سزا سے کسی صورت بچ نہیں سکتا۔ اس کے اعزا و اقربا بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔ وہ بڑی گھبراہٹ اور بے چینی سے اِدھر اُدھر چکر لگاتا جاتا اور اپنی جیب سے ایک ایک چیز نکال کر اپنے عزیزوں کو اس خدشہ کے تحت دیتا جاتا کہ نہ معلوم اب کتنی لمبی مُدّت کے لئے زندان میں رہنا ہوگا۔ عدالت سے جب اس ہندو کا نام پُکارا گیا تو وہ کپکپاتے اور ڈگمگاتے قدموں سے کمرۂ عدالت میں داخل ہوا۔ سب وکلاء اور حاضرین کی نظریں جج پر لگی ہوئی تھیں کہ دیکھیں کیا فیصلہ ہوتا ہے کیونکہ اس ہندو کی انتقال مقدمہ کی درخواست اور اخبارات میں معزز جج کے خلاف پراپیگنڈا کی بناء پر ہر ایک کو خیال تھا کہ آج اس ہندو کو سخت سزا سُننی ہوگی۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔ کیوں لالہ جی آگئے وہ کہنے لگا حضور حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ لالہ جی آپ نے بڑا زور لگایا کہ مقدمہ کسی اور کے پاس چلا جائے اور خوب مخالفانہ پراپیگنڈا بھی کیا لیکن آپ کی ایک نہ چلی اور آخر کار میرے پاس ہی پھنسے۔ ہندو لالہ کو اپنا بھیانک انجام نظروں کے سامنے دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا رنگ فق ہوتا جا رہا تھا۔ اور صاحبزادہ صاحبؓ فرماتے جا رہے تھے لالہ جی تم نے بھی بڑا زور لگایا اور ہم نے بھی تمہیں سزا دینے کے لئے بڑا زور لگایا۔ لیکن اس کے باوجود ہم آپ کو باعزت بری کرتے ہیں۔ اس ہندو کا یہ سننا تھا کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑا اور کمرۂ عدالت میں موجود ہر شخص کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ "آج انصاف کی حد ہو گئی"!

ایک دن محترم صاحبزادہ صاحبؓ کے نوکروں نے آپ کو بتایا کہ آپ جب عدالت سے کوٹھی میں واپس آتے ہیں تو اسوقت ایک سایہ سا کوٹھی کی چار دیواری سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا پیچھا کرو اور پکڑ کر لاؤ۔ دوسرے دن وہی سایہ نظر آیا۔ نوکر جو پہلے ہی تاک میں بیٹھے ہوئے تھے اُسے پکڑ کر آپ کے پاس لے آئے آپ کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو وہی ہندو ہے جسے آپ نے بری کیا تھا۔ آپ نے نوکروں کو فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور میرے پاس آنے دو۔ آپ نے پوچھا، لالہ جی کیا بات ہے آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ وہ ہندو کہنے لگا۔ مہاراج مَیں آپ کو سچ سچ بتاؤں کہ مَیں کیوں ایسا کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ مجھے آپ ایک دیوتا معلوم ہوتے ہیں۔ میرے من میں آپ کے دیدار کے لئے ایک آگ سی لگی رہتی ہے اور جب تک آپ کو دیکھ نہ لوں مجھے کسی پل آرام نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تمہیں یُوں چوروں کی طرح جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہاتھ بڑھا کر کہا۔ آؤ آج سے ہم اور آپ دوست بنتے ہیں آپ ہر وقت بلا روک ٹوک مجھے مل سکتے ہیں آپ پر کوئی پابندی نہیں اور اس طرح ایک ہندو آپ کی نیکی و پارسائی اور دیانتداری کی وجہ سے تا عمر آپ کا غلام بے دام بن گیا۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ نہایت ہی دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ مکرم مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک گھرانہ میں ایک تنازعہ پیدا ہو گیا جس پر اُس گھر کی عزت کا دارو مدار تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرزا منظور احمد صاحب کو ساتھ لیکر اس گھرانہ میں گئے اور ان سے بات کی لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس گھر سے واپس آتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ فرمانے لگے کہ مرزا صاحب اب آخری ہتھیار بھی استعمال کر لیں اور آپ باہر سڑک پر ہی سجدہ ریز ہو گئے۔ مرزا منظور احمد صاحب فرماتے ہیں اسوقت سورج کی شعاعیں آپ کی گردن کیساتھ یوں مَس کر رہی تھیں جیسے سورج کے ساتھ آپ کا تعلق ہو گیا ہے۔ آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مجھے فرمانے لگے کہ اب جاؤ اور جا کر فریقین سے بات کرو چنانچہ میں گیا اور چند منٹ میں مسئلہ حل ہو گیا اور باعزت سمجھوتہ ہو گیا۔ یہ محض آپ کی دعا کا کرشمہ تھا جس کے متعلق آپ کو یہ یقین واثق تھا کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے بزرگ دادا کے قدموں میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ کی نیکی کو آپ کی اولاد میں ایسے طور پر منتقل فرمائے کہ آپ کی جلائی ہوئی شمع کو روشن کرنے کی اسے توفیق عنایت فرماتا چلا جائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## دانت نکلوائیے

جناب ایم اے علیم صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور — پیش دانتوں کے گھن (کیریز) میں مبتلا ہو گیا اور سامنے کے دانت پر ایک سیاہ دھبہ پیدا ہو چکا تھا اینٹی کیریز کے استعمال سے دانت کیریز کے اثر سے صاف ہو گئے اور سیاہ داغ بھی غائب ہو گیا۔ نیز دانتوں سے خون آنا بھی بند ہو گیا۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰ روپے

کیور ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ربوہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۶



چہرے کے داغوں کیل چھائیوں کو دور کرتا ہے
رنگت میں نکھار اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے

## روپ نگار

قیمت فی شیشی -/۲/۵۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

افضل برادرز گولبازار ربوہ

شاہ نور فارمیسی نوشہرو فیروز سکرنڈ پور سندھ


—— (۳) ——

۱۔ میرا بھتیجا عزیزم حمید الرحمان ابن برادرم عزیزم عبد الرحمن حافظ آباد عرصہ تقریباً تین ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد عبد اللہ نلکا ساز ربوہ)

۲۔ خاکسار کو ناجائز طور پر ایک مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ باعزت طور پر بری فرمائے۔
(شیر سبحانی علاسوڈہ ضلع ڈلہوری)


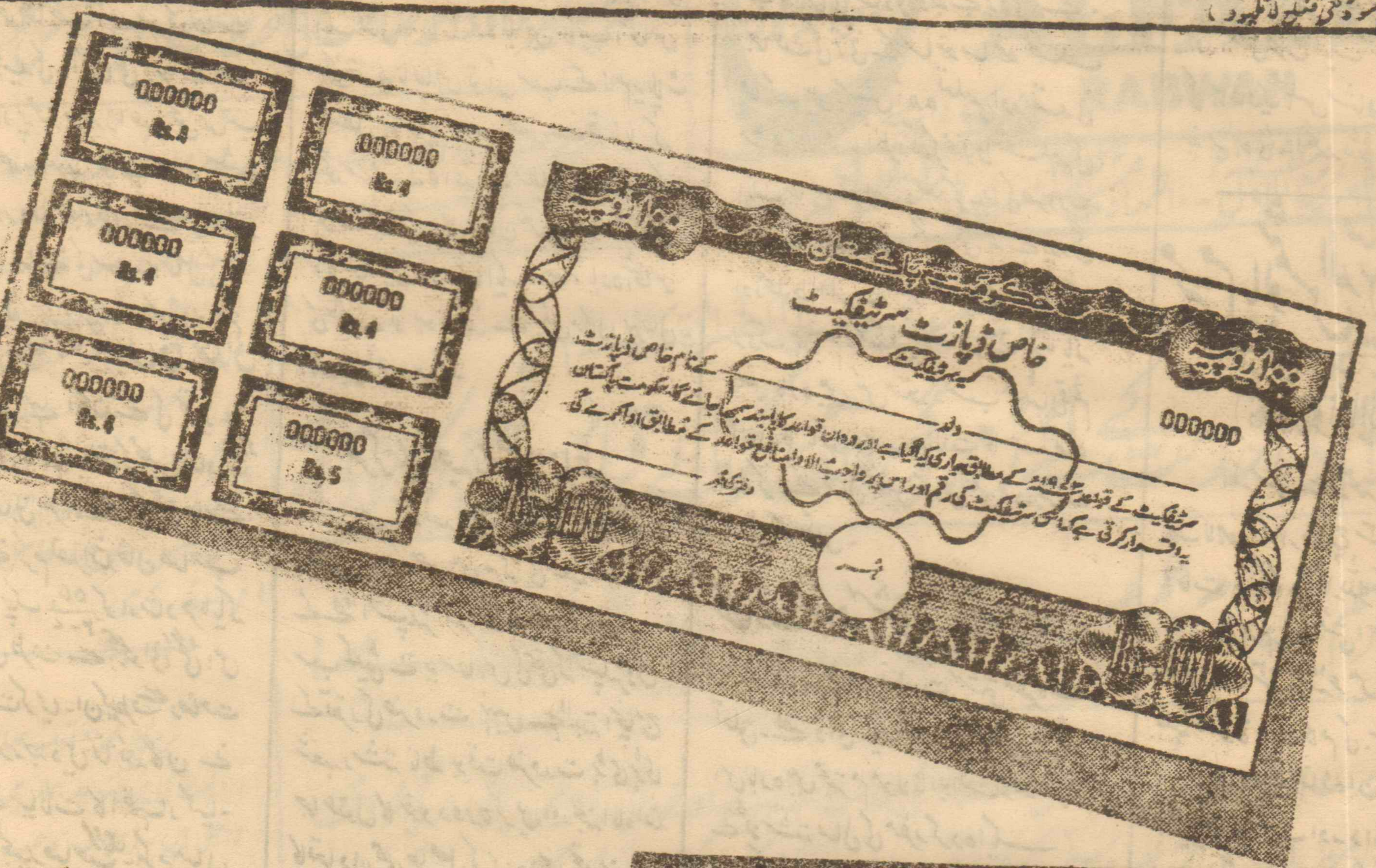


## خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

# کسانوں اور محنت کشوں کیلئے ایک نئی اسکیم

دیہی اور شہری آبادی کے لوگوں کے لئے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ کی بدولت قومی ترقی میں شمولیت زیادہ آسان اور نفع بخش ہے۔

کسان اور دوسرے محنت کش آئندہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور بچاتے ہیں۔ ان کی بچت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے حکومت نے تین سال کی مدت کے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں

- منافع ۸ فیصد سے زیادہ اور اس پر ٹیکس نہیں لگتا۔
- تین سال سے پہلے بھی کسی وقت بھنائے جا سکتے ہیں۔
- منافع ہر چھ مہینے بعد۔ سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور منافع لے لیجئے۔
- انہیں ہر شخص ۲۵۰۰۰ روپے تک کے خرید سکتا ہے

**خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ**

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

قومی بچت کے دفتروں ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Advt: DC-2103

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعتِ احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

## اختتامی اجلاس میں مختلف تجاویز پر غور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے اہم ارشادات اجتماعی دعا

ربوہ یکم اپریل آج مجلس مشاورت کا آخری اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد سوا آٹھ بجے صبح شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اجتماعی دعا کے بعد حضور کے ارشاد پر محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے اسٹیج پر تشریف لاکر کارروائی جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ کا ہاتھ بٹانے کی سعادت حاصل کی۔

## مجلس مشاورت میں جماعتوں کی نمائندگی

سب سے پہلے ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ زیر غور آئی، اس میں یہ کہا گیا تھا کہ مجلس مشاورت میں نمائندگی حسب سابق ہر جماعت کو ملنی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم نصر اللہ خان صاحب نمائندہ محمود پور چک ۵۵/۲ ب کو ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کی طرف سے بھجوائی گئی اس تجویز کی وضاحت کریں۔ ان کی طرف سے وضاحت کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نمائندگان نے اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم عبد المجید صاحب کراچی۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ مکرم چوہدری اعظم علی صاحب۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب۔ مکرم قاضی نذیر محمد صاحب۔ مکرم حکیم رحیم بخش صاحب۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب۔ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب اور مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد۔ حضور نے نمائندگان کے خیالات سننے کے بعد فرمایا۔ میں نے کافی آراء سن لی ہیں۔ شوریٰ میں نمائندگی کا طریق وہی رہیگا جو پہلے سے مقرر ہے۔ البتہ اس طریق کو زیادہ مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مجلس مشاورت کی نمائندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تاکید فرمائی کہ جو احباب شوریٰ کے نمائندے منتخب ہوں انہیں ضرور شوریٰ میں شامل ہونا چاہیئے۔ نمائندگی کا جو طریق اسوقت مقرر ہے (یعنی ہر چالیس چندہ دہندگان پر ایک نمائندہ) یہ اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ جماعتوں کو نمائندگی حاصل ہو۔ ہر جماعت کو متبادل نمائندے بھی تیار رکھنے چاہئیں، جو بطور زائد یہاں آئیں۔ تا بوقت ضرورت انہیں نمائندگی دی جاسکے۔ اس کے بعد حضور نے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ کا ذکر فرمایا۔ جس میں جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی الفضل شائع کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میں پہلے ہی اس تجویز کو منظور کرچکا ہوں۔

اس کے بعد حضور نے تجویز نمبر ۵ کا ذکر فرمایا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ ربوہ میں اگر ایک کنال کا پلاٹ دو یا تین غریب اشخاص ملکر خریدنا چاہیں تو ان سب کے نام یہ پلاٹ منتقل ہوجایا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ گورنمنٹ کے قواعد کے مطابق ربوہ میں ایک پلاٹ میں ایک ہی مکان تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ وہ بعد میں ورثاء ایک سے زیادہ اشخاص کی ملکیت تو ہو سکتا ہے لیکن مکان بہرحال ایک ہی تعمیر ہوگا۔

## مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۲ پیش ہوئی۔ جس میں مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ کے لئے انسپکٹر مقرر کرنے کا ذکر تھا۔ سب کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ انسپکٹروں کے تقرر کی ضرورت نہیں ہے البتہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ بوقت ضرورت بڑی بڑی جماعتوں کا خود دورہ کریں اور لجنہ اماء اللہ کا تعاون بھی حاصل کریں۔ اس تجویز پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اظہار خیال فرمایا۔ مکرم ملک محمد دین صاحب۔ مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب۔ مکرم عبد المالک صاحب۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب۔ مکرم سعید احمد صاحب ناصر۔ مکرم خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار۔ رائے شماری ہونے پر نمائندگان کی بھاری اکثریت نے سب کمیٹی کی تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی۔ حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ کی مشکلات کو بڑھانے والے بعض غلط رجحانات کا ذکر فرمایا اور جماعت کو تلقین کی کہ ان بیماریوں کا علاج کیا جائے۔ تا رشتہ ناطہ کی مشکلات دُور ہوں۔ حضور کے ان ارشادات کا ملخص پہلے بھی دیا جاچکا ہے۔

## مخلوط تعلیم اور بے پردگی

اسکے بعد تجویز نمبر ۴ زیر غور آئی۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ مخلوط تعلیم والے اداروں میں احمدی لڑکیوں کے داخلہ کے بارہ میں گذشتہ ہدایات پر عمل درآمد کروانے کے لئے کوئی مؤثر طریق کار تجویز کیا جائے۔ اس تجویز متعلق سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ مزید طریق کار وضع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بارہ میں پہلے جو ہدایات موجود ہیں انپر عمل کروانے کی ضرورت ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں جواب طلبی کی جانی چاہیئے۔

اس تجویز کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل نمائندگان نے تقاریر کیں۔

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ۔ مکرم رانا محمد خان صاحب۔

حضور نے فرمایا یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ اس کی بنیادی وجہ بے پردگی ہے۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں پیش آمدہ تعلیمی اور تمدنی مشکلات کو مدنظر رکھکر مخلوط تعلیم کی ایک جامع تعریف وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پھر مؤثر رنگ میں ہم بے پردگی اور مخلوط تعلیم کے غیر اسلامی رجحان کی روک تھام کرسکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں میں متعدد سب کمیٹیاں قائم کروں گا تاکہ وہ سب حالات کا جائزہ لے کر اگلے سال مجلس شوریٰ میں سفارشات پیش کرسکیں۔

## نظارت مقبرہ بہشتی سے متعلق تجاویز

اس کے بعد نظارت بہشتی مقبرہ سے تعلق رکھنے والی ایک تجویز پیش ہوئی۔ اس بارہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے گزشتہ سال کی مقرر کردہ ایک سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں یہ سفارش کی گئی تھی کہ وصیت کرنے کے بعد اگر کوئی موصی خدانخواستہ دماغی توازن کھو بیٹھے اور اس سے قابلِ اعتراض اور بظاہر خلافِ شریعت اقوال و افعال سرزد ہوں تو تین ماہ تک ایسے موصی کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد مجلس کارپرداز اگر مناسب سمجھے تو وصیت منسوخ کرنے کی سفارش کرے۔ اس بارہ میں آخری فیصلہ خلیفۂ وقت فرمائیں گے۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دماغی توازن کھو بیٹھنے کی صورت میں خلافِ شریعت افعال و حرکات کی مختلف قابل اعتراض صورتوں کو واضح فرمایا اور بتایا کہ گو ایسی صورتوں میں انسان معذور ہوتا ہے اور اس کی حرکات خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی قابلِ مؤاخذہ نہیں ہوتیں تاہم مقبرہ بہشتی کے ادب و احترام کا یہ تقاضا ہے کہ ایسے موصی کی وصیت منسوخ کردی جائے۔ رائے شماری ہونے پر نمائندگان کی بھاری اکثریت نے سب کمیٹی کی اس سفارش کے حق میں رائے دی۔

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق ایک اور تجویز میں بیرونی ممالک میں بہشتی مقبرہ کی شاخوں کے قیام کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اسے ابھی شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے پہلے بیرونی ممالک کی جماعتوں اور موصی صاحبان سے اس بارہ میں مشورہ کیا جائے اور پھر اسے شوریٰ میں پیش کیا جائے۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ایک بجے دوپہر جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

## محترم بابو شمس الدین صاحب وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس ہے کہ محترم بابو شمس الدین صاحب آف لاہور ۲۷ر مارچ ۱۹۷۵ء کو بعمر ۸۳ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم پیدائشی احمدی اور صحابی تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۲-۳ء میں خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔

مرحوم کا جنازہ ان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور داماد ملک معراج دین صاحب آف بغداد اور کرنل مجید اللہ صاحب اور دوسرے عزیز ربوہ لائے اور بوجہ موصی ہونے کے قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں بعد نماز جنازہ تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم کثیر العیال تھے اور انہوں نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کی چار نسلیں دیکھ لیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

(خاکسار ابو العطاء جالندھری صدر مجلس کارپرداز ربوہ)